۷۸۶/۹۲

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری قدس سرہٗ

آئی مقدس و بابرکت رات

شب براءت

دنیا کو چھوڑو آخرت کی سوچو

مرتب

مولانا ابو مسرور محمد اسلم رضا مصباحی کٹیہاری

ناشر

رضا اکیڈمی

۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

سلسلۂ اشاعت نمبر ٦١١

نام کتاب .... آئی مقدس وبابرکت رات شب براءت دنیا کو چھوڑو آخرت کی سوچو

مرتب........... مولانا ابو مسرور محمد اسلم رضا مصباحی کٹیہاری

ناشر .... رضا اکیڈمی، ۵۲ رڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

سن اشاعت....... ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء

تعداد اشاعت ..... دو ہزار (۲۰۰۰)

مطبع .... رضا آفسیٹ، ممبئی ۳

۷۸٦/۹۲

راہ پر خار ہے کیا ہونا ہے

راہ پر خار ہے کیا ہونا ہے   پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے
دل کہ تیمار ہمارا کرتا   آپ بیمار ہے کیا ہونا ہے
چھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ   وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مجرم بے پروا دیکھ   سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے
تیرے بیمار کو میرے عیسیٰ   غش لگاتار ہے کیا ہونا ہے
نفس پر زور کا وہ زور اور دل   زیر ہے زار ہے کیا ہونا ہے
کام زنداں کے کیے اور ہمیں   شوق گلزار ہے کیا ہونا ہے
ہائے رے نیند مسافر تیری   کوچ تیار ہے کیا ہونا ہے
دور جانا ہے رہا دن تھوڑا   راہ دشوار ہے کیا ہونا ہے
گھر بھی جانا ہے مسافر کہ نہیں   مت پہ کیا مار ہے کیا ہونا ہے
جان ہلکان ہوئی جاتی ہے   بار سا بار ہے کیا ہونا ہے
پار جانا ہے نہیں ملتی ناؤ   زور پر دھار ہے کیا ہونا ہے
راہ تو تیغ پر اور تلووں کو   گلۂ خار ہے کیا ہونا ہے
روشنی کی ہمیں عادت اور گھر   تیرہ و تار ہے کیا ہونا ہے
بیچ میں آگ کا دریا حائل   قصد اس پار ہے کیا ہونا ہے

اس کڑی دھوپ کو کیوں کر جھیلیں شعلہ زن نار ہے کیا ہونا ہے
ہائے بگڑی تو کہاں آکر ناؤ عین منجدھار ہے کیا ہونا ہے
کل تو دیدار کا دن اور یہاں آنکھ بے کار ہے کیا ہونا ہے
منہ دکھانے کا نہیں اور سحر عام دربار ہے کیا ہونا ہے
ان کو رحم آئے تو آئے ورنہ وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے
لے وہ حاکم کے سپاہی آئے صبح اظہار ہے کیا ہونا ہے
واں نہیں بات بنانے کی مجال چارہ اقرار ہے کیا ہونا ہے
ساتھ والوں نے یہیں چھوڑدیا بے کسی یار ہے کیا ہونا ہے
آخری دید ہے آؤ مل لیں رنج بے کار ہے کیا ہونا ہے
دل ہمیں تم سے لگانا ہی نہ تھا اب سفر بار ہے کیا ہونا ہے
جانے والوں پہ یہ رونا کیسا بندہ ناچار ہے کیا ہونا ہے
نزع میں دھیان نہ بٹ جائے کہیں یہ عبث پیار ہے کیا ہونا ہے
اس کا غم ہے کہ ہر اک کی صورت گلے کا ہار ہے کیا ہونا ہے
باتیں کچھ اور بھی تم سے کرتے پر کہاں وار ہے کیا ہونا ہے

کیوں رضاؔ کڑھتے ہو ہنستے اٹھو
جب وہ غفار ہے کیا ہونا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحمَدُہٗ وَنُصَلّیِ وَنُسَلِّمُ عَلیٰ حَبِیبِہِ الکَرِیمِ

دنیا راہ دین کی منزلوں میں سے ایک منزل اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ کے مسافروں کا راستہ ہے۔ یہ مسافروں کے زادراہ لینے کے لئے ایک آراستہ بازار ہے اوراس سے مقصود توشۂ آخرت ہے۔ اور ہوشیاروزیرک مسافر راستے کی رنگینیوں میں کبھی بھی نہیں کھوتا بلکہ ہمیشہ منزل مقصود اس کے پیش نظر ہوتی ہے۔ اور وہ ہر گام گردوپیش پر نظر کئے بغیر بڑھتا رہتا ہے بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔

اے پیارے سنی بھائیو! ہم اور آپ سبھی حضرات مسافر ہیں اور ہماری منزل مقصود آخرت ہے۔ آخرت کی کامیابی، آخرت کی کامرانی۔ اور آخرت کی کامیابی آخرت کی کامرانی اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضامندی وخوشنودی کے حصول میں ہے۔ اور اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضامندی وخوشنودی کا حصول شریعت اسلامیہ کے اوامر (احکام) پر عمل کرنے میں اور نواہی (ناجائز امور) سے بچنے میں ہے۔

تو آیئے ہم اپنا محاسبہ کریں کہ کیا اوامر پر ہمارا عمل ہے؟ کیا نواہی سے ہم بچتے ہیں؟ سب سے پہلے عقائد وایمان کی صحت ودرستگی اور پختگی لازم وضروری ہے۔ تو کیا ہمارے عقائد وایمان درست وصحیح اور کامل ومکمل ہیں؟ کیا ہمارا اٹھنا بیٹھنا، میل ملاپ، سلام کلام، رشتہ ناتا گستاخان اللہ ورسول سے تو نہیں؟ اگر ہے تو ہوش کے ناخن لیں۔ ان سے دوروننفور ہوجائیں، ان سے بیزاری وقطع تعلق کرلیں۔ دیکھو ہمارے تمہارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے۔ سرکار کائنات رسول اعظم واعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''بدمذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔ اگر مرجائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو۔ ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو۔ ان کے ساتھ پانی نہ پیو۔ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو

اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو"۔(مسلم شریف)

کیا اللہ و رسول سے ہم ویسی محبت کرتے ہیں جیسی محبت کرنے کا ہم پر حق ہے۔کیا ویسا مانتے ہیں جیسا ماننے کا ہم پر حق ہے۔اللہ واجب الوجود ہے۔اللہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔سارے کمالات ساری خوبیاں ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔اللہ ہر کمال وخوبی کا جامع ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں۔اس کا کوئی نظیر نہیں۔اس کا کوئی مثیل نہیں۔وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔وہ بے عیب ہے۔وہ ہر عیب ونقص سے پاک ہے۔وہی ایک اکیلا اللہ ہے جو عبادت کے لائق ہے۔وہی معبود حقیقی اور مسجود تحقیقی ہے۔اور دیکھو پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے"کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے ماں باپ، بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"۔(بخاری ومسلم) یعنی مومن کامل کے ایمان کی نشانی یہ ہے کہ مومن کے نزدیک رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام چیزوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ومعظم ہوں۔

ہم پر نماز فرض ہے تو کیا ہم نمازوں کو ان کے وقتوں پر ویسی ہی ادا کرتے ہیں جیسی کہ ادا کرنے کا حق ہے؟۔کیا ہمارے ذمہ قضا نمازیں بھی ہیں؟ اگر قضا نمازیں ہمارے ذمہ ہیں تو ان کی ادائیگی کے لئے ہم نے کیا سوچا ہے؟ معلوم نہیں زندگی کب تک وفا کرے۔لہٰذا آئیں عام دن ہو یا بڑی رات اور بڑا دن نوافل میں مشغولیت سے پہلے جلد سے جلد قضا نمازیں پوری کرلیں کیونکہ فرائض کی ادائیگی نوافل میں مشغولیت سے اہم ہے۔دیکھو امام اہلسنت اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری محدث بریلوی علیہ الرحمہ "الوظیفۃ الکریمہ" میں فرماتے ہیں "اذکار واشغال میں مشغولی سے پہلے اگر قضا نمازیں یا روزے ہوں ان کا ادا کرنا جس قدر ممکن ہو نہایت ضرور ہے۔جس پر فرض باقی ہو اس کے نفل واعمال مستحبہ کام نہیں دیتے بلکہ قبول نہیں ہوتے جب تک فرض ادا نہ کرلے"۔

اور ہم پر رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں تو فرض روزے ہمارے ذمہ تو نہیں؟

اگر کسی وجہ سے روزے ذمہ میں رہ گئے ہوں تو انہیں جلد از جلد پورے کرلیں۔اللہ تبارک و تعالیٰ نے دولت عطا فرمائی ہے تو کیا آپ نے اس کا حق ادا کر دیا؟ کیا پوری پوری زکوۃ نکال دی ہے؟ نہیں تو اب بھی وقت ہے پوری پوری زکوۃ ادا کردیں۔اور حج فرض ذمہ میں ہے تو امسال ہی ادا کرلیں۔سارے حقوق اللہ کی ادائیگی مکمل طور پر کریں۔ساتھ ہی حقوق العباد کی پاسداری اور ادائیگی لازم وضروری جانیں۔ہر سنی صحیح العقیدہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اگر ایک کو تکلیف پہنچے گی تو دوسرا بے چین و پریشان ہوگا۔لہٰذا ایک دوسرے کو چین وسکون بانٹیں۔دوسرے کا قرار وسکون نہ چھینیں۔دنیا کے چکر میں اپنی آخرت نہ بگاڑیں۔دیکھو اعلیٰحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ تمہیں کیا درس عطا فرمارہے ہیں۔

دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حرافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش
اس مردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مکاشفہ میں دنیا کو بڑھیا عورت کی صورت میں دیکھا پوچھا تو نے کتنے خاوند کئے۔کہا اس کثرت سے کہ گنتی میں نہیں آسکتے۔پوچھا مرگئے یا طلاق دی؟ کہا نہیں میں نے سب کو مار ڈالا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ان احمقوں پر تعجب ہے جو دیکھتے ہیں کہ اوروں کے ساتھ تو نے کیا کیا اس کے باوجود تیری رغبت کرتے ہیں۔عبرت نہیں پکڑتے۔

لہٰذا اے سنی بھائیو! عبرت پکڑو نصیحت حاصل کرو۔دنیا تو چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے۔دنیا کو چھوڑو آخرت کی سوچو۔دنیا کے لئے آپس میں لڑتے بھڑتے ہو۔ایک دوسرے کے جانی دشمن بن جاتے ہو۔رشتے ناتے کاٹ دیتے ہو۔ایک دوسرے

سے دشمنی مول لیتے ہو یہ سب چھوڑ دو۔ دیکھو قاطع رحم (رشتہ کاٹنے والا) کے لئے کس قدر سخت وعید ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ’’رشتہ کاٹنے والا جنت میں نہیں جائے گا‘‘۔ (بخاری ومسلم) ترمذی اور ابوداؤد میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جس گناہ کی سزا دنیا میں بھی جلد ہی دے دی جائے اور اس کے لئے آخرت میں بھی عذاب کا ذخیرہ رہے وہ بغاوت اور قطع رحم سے بڑھ کر نہیں‘‘۔

پیارے! بغض وحسد وکینہ سے اپنا اپنا سینہ پاک کرلو۔ دیکھو دیکھو آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث شریف پڑھو ’’حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے‘‘۔ (ابن ماجہ) اور آگے پڑھو ’’حسد ایمان کو ایسا بگاڑتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو بگاڑتا ہے‘‘۔ (دیلمی) امام احمد وترمذی نے زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اگلی امت کی بیماری تمہاری طرف بھی آئی وہ بیماری حسد وبغض ہے وہ مونڈنے والا ہے دین کو مونڈتا ہے۔ بالوں کو نہیں مونڈتا۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے جنت میں نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ۔ اور مومن نہیں ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ جب اسے کروگے آپس میں محبت کرنے لگو گے۔ آپس میں سلام کو پھیلاؤ‘‘۔ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ’’آپس میں نہ حسد کرو نہ بغض کرو نہ پیٹھ پیچھے برائی کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو کر رہو‘‘۔

پیارے سنی بھائیو! اپنی اپنی زبان کو گالی گلوج، جھوٹ، غیبت اور چغلی سے محفوظ کرلو۔ دیکھو ہمارے تمہارے آقا سرکار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ’’بندہ جب جھوٹ بولتا ہے اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے‘‘۔ (ترمذی) امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ’’بندہ پورا

مومن نہیں ہوتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑ دے اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے اگرچہ سچا ہو‘‘۔ ایک حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جھوٹ سے منہ کالا ہوتا ہے اور چغلی سے قبر کا عذاب ہے‘‘۔ صحیح بخاری ومسلم میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ ’’جنت میں چغل خور نہیں جائے گا‘‘۔

پیارے سنی بھائیو! ظلم وستم، غصہ وتکبر سے باز آؤ۔ کیونکہ بخاری ومسلم کی حدیث ہے کہ ’’ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہے یعنی ظلم کرنے والا قیامت کے دن سخت مصیبتوں اور تاریکیوں میں گھرا ہوا ہوگا‘‘۔ دیکھو دیکھو ’’قوی وہ نہیں جو پہلوان ہو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ بلکہ قوی وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے کو قابو میں رکھے‘‘۔ (بخاری ومسلم) اور بیہقی میں ہے ’’غصہ ایمان کو ایسا خراب کرتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو خراب کردیتا ہے‘‘۔ دیکھو پیارے حدیث پڑھو! ’’جس کسی کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس کسی کے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا‘‘۔ (مسلم شریف) ’’متکبرین کا حشر قیامت کے دن چیونٹیوں کی برابر جسموں میں ہوگا اور ان کی صورتیں آدمیوں کی ہوں گی۔ ہر طرف سے ان پر ذلت چھائے ہوئے ہوگی۔ ان کو کھینچ کر جہنم کے قیدخانے کی طرف لے جائیں گے جس کا نام بُولَس ہے۔ ان کے اوپر آگوں کی آگ ہوگی۔ جہنمیوں کا نچوڑ انہیں پلایا جائے گا جس کو طِینَۃُ الْخَبَال کہتے ہیں‘‘۔ (ترمذی)

پیارے سنی بھائیو! حرص وطمع سے دامن جھٹک لو اور اللہ تبارک وتعالیٰ پر توکل کرو۔ بے صبرے نہ بنو صبر ورضا کا دامن پکڑو۔ دیکھو توکل اور صبر کا پھل کتنا میٹھا ہوتا ہے۔ دیکھو دیکھو حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ’’اگر تم صحیح معنوں میں اللہ پر توکل کرتے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پرندوں کی طرح رزق دیتا جو صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں‘‘۔ فرمان نبوی ہے ’’جو سب سے قطع تعلق کر کے اللہ

تعالیٰ سے تعلق جوڑ لیتا ہے اللہ تعالیٰ ہر مشکل میں اسے کافی ہوتا ہے اور اسے ایسے طریقے سے رزق دیتا ہے جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔ اور جو شخص دنیا کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد کر دیتا ہے''۔ فرمان نبوی ہے ''جو شخص اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ وہ سب لوگوں سے زیادہ مالدار ہو اسے چاہئے کہ موجود رزق سے زیادہ اعتماد اس رزق پر کرے جو اللہ کے ہاں موجود ہے''۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی اے داؤد! میرا ایسا کوئی بندہ نہیں جو مخلوق کو چھوڑ کر میرا دامن رحمت تھام لیتا ہے اور زمین وآسمان اس پر سختیاں لاتے ہیں مگر میں اس کی سب دشواریاں دور کر دیتا ہوں اور اس کے لئے راستہ نکال دیتا ہوں''۔

دیکھو دیکھو پیارے سنی بھائیو! جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ عذاب الٰہی سے چھوٹ جائے، ثواب ورحمت کو پالے اور جنتی ہو جائے اسے چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو دنیوی خواہشات سے روکے اور دنیا کے آلام ومصائب پر صبر کرے۔ دیکھو دیکھو صبر کرنے والوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ محبوب رکھتا ہے۔ رب تبارک وتعالیٰ کے ارشاد گرامی کا ترجمہ پڑھو ''اللہ صبر کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے''۔

پیارے! صبر کی کئی قسمیں ہیں۔ اللہ کی اطاعت پر صبر کرنا۔ حرام چیزوں سے رک جانا۔ تکالیف پر صبر کرنا۔ جو شخص عبادت الٰہی پر صبر کرتا ہے اور ہر وقت عبادت میں محو رہتا ہے اسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین سو (۳۰۰) ایسے درجات عطا کرے گا جن میں ہر درجہ کا فاصلہ زمین وآسمان کے فاصلہ کے برابر ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے صبر کرتا ہے اسے چھ سو (۶۰۰) درجات عطا ہوں گے جن میں ہر درجہ کا فاصلہ ساتویں آسمان سے ساتویں زمین کے فاصلہ کے برابر ہوگا۔ جو مصائب پر صبر کرتا ہے اسے سات سو (۷۰۰) درجات عطا ہوں گے جن میں ہر درجہ کا فاصلہ تحت الثریٰ سے عرش علیٰ کے برابر ہوگا۔ حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''جب میرا کوئی بندہ مصائب میں مجھ سے

سوال کرتا ہے میں اسے مانگنے سے پہلے دے دیتا ہوں اور اس کی دعا کو مقبول کر لیتا ہوں اور جو بندہ مصائب کے وقت میری مخلوق سے مدد مانگتا ہے میں اس پر آسمانوں کے دروازے بند کر دیتا ہوں''۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے ''مصائب عارفین کا چراغ، مریدین کی بیداری، مومن کی اصلاح اور غافلوں کے لئے ہلاکت ہیں۔ مومن مصائب پر صبر کئے بغیر ایمان کی حلاوت کو پا نہیں سکتا''۔ حدیث شریف میں ہے ''جو شخص رات بھر بیمار رہا اور صبر کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوا تو وہ شخص گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا جیسے کہ اپنی پیدائش کے وقت تھا''۔ جناب ضحاک کہتے ہیں ''جو شخص چالیس (۴۰) راتوں میں ایک رات میں بھی گرفتار رنج والم نہ ہوا ہو اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کے لئے کوئی خیر وبھلائی نہیں ہے''۔

پیارے سنی بھائیو! متقی اور پرہیزگار بنو۔ اپنے دل میں خوف وخشیت الٰہی پیدا کرو۔ دیکھو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ''جب کوئی بندہ خوف الٰہی سے کانپتا ہے تو اس کے گناہ اس کے بدن سے ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کو ہلانے سے اس کے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔ ایک اور حدیث پڑھو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ فرمان الٰہی ہے ''میں اپنے کسی بندہ پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کرتا۔ جو شخص دنیا میں میرے عذاب سے ڈرتا ہے میں اسے آخرت میں بے خوف کر دوں گا لیکن جو دنیا میں میرے عذاب سے بے خوف رہتا ہے میں اسے آخرت میں خوف زدہ کر دوں گا''۔ (اس پر عذاب نازل کروں گا)۔

لہٰذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم دنیا میں عذاب الٰہی سے ڈرتے رہیں اور اپنے آپ کو خواہشات نفسانی سے روکے رہیں تاکہ ہمیں آخرت میں امن وعافیت ملے۔

پیارے سنیو! دیکھو دیکھو پندرھویں شعبان کی مقدس ومبارک رات شب براءت آنے والی ہے اس مبارک رات میں اللہ تبارک وتعالیٰ سب کو بخش دیتا ہے مگر چند کہ ان کو

نہیں بخشتا۔ ان کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''شعبان کی پندرھویں شب میں اللہ عزوجل تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر کافر اور عداوت والے کو''۔ (طبرانی) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے اتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے اور کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کی مداومت کرنے والے کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا''۔ (بیہقی) ایک حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ عزوجل شعبان کی پندرھویں شب میں تجلی فرماتا ہے استغفار کرنے والوں کو بخش دیتا ہے اور طالب رحمت پر رحم فرماتا ہے اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں اسی پر چھوڑ دیتا ہے''۔ (بیہقی)

پیارے سنی بھائیو! آؤ آؤ اس مقدس رات کے آنے سے پہلے پہلے خدائے بزرگ و برتر کی بارگاہ میں تمام گناہوں سے سچی توبہ کرلو اور آئندہ ان سے بچے رہنے کے لئے پختہ عزم و ارادہ کرلو۔ کسی سے دنیوی عداوت ہو تو اس رات کے آنے سے پہلے پہلے ایک دوسرے سے مل لو۔ ایک دوسرے کی خطا اور غلطی کو معاف کردو۔ آپس کی دشمنی و عداوت کو ختم کرلو تاکہ رب تبارک وتعالیٰ کی مغفرت و بخشش سے محروم نہ رہو۔ پڑوسی و متعلقین، خویش و اقارب، دوست و احباب، بھائی بہن، ماں باپ کے حقوق کی تلفی ہوگئی ہوں تو ان کے حقوق ادا کردو یا معافی تلافی کرالو۔ کسی سے کوئی تکلیف پہنچی ہو یا آپ نے کسی کو کوئی اذیت و تکلیف پہنچائی ہو تو ایک دوسرے سے درگزر کرالو۔ اور ہاں یاد رہے کہ معافی تلافی اور درگزری رسمی نہ ہو بلکہ دل سے ہو۔ دیکھو امام اہلسنت اعلیٰحضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کے یہاں کیا معمول تھا۔ ان کے یہاں یہ معمول تھا کہ ۱۴؍شعبان کو رات آنے سے پہلے

مسلمان آپس میں ملتے اور عفو و تقصیر (غلطی کی معافی) کراتے تھے۔ لہٰذا آؤ ہم بھی آپس میں ایسا ہی کریں۔ ایک دوسرے سے ملیں ایک دوسرے کی غلطی کو معاف کردیں۔ تاکہ رب تبارک وتعالیٰ کی رحمت و مغفرت اور بخشش کی چادر ہمیں بھی ڈھانپ لے۔ دیکھو دیکھو حق تلفی کرنے والا کیسا محروم و مفلس ہے اور کتنے خسارے میں ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے ''جس کے ذمے اس کے بھائی کا کوئی حق ہو وہ آج اس سے معاف کرالے اس سے پہلے کہ نہ اشرفی ہوگی نہ روپیہ بلکہ اس کے عمل صالح کو بقدر حق لے کر دوسرے کو دے دیئے جائیں گے اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو دوسرے کے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے''۔ ایک حدیث میں ہے ''تمہیں معلوم ہے مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی ہم میں مفلس وہ ہے کہ نہ اس کے پاس روپیہ ہے نہ متاع۔ فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اس طرح آئے گا کہ کسی کو گالی دی ہے، کسی پر تہمت لگائی ہے، کسی کا مال کھالیا ہے، کسی کا خون بہایا ہے، کسی کو مارا ہے لہٰذا اس کی نیکیاں اس کو دے دی جائیں گی۔ اور اس کو دے دی جائیں گی۔ اگر لوگوں کے حقوق پورے ہونے سے پہلے نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان کی خطائیں اس پر ڈال دی جائیں گی۔ پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔ (مسلم شریف)

لہٰذا اے پیارے سنی بھائیو! اگر آپ کے ذمہ کسی کا حق ہو تو اسے ادا کردو اور اگر کسی کی حق تلفی ہوگئی ہو تو اس کا حق اس کو لوٹا دو یا معاف کرالو۔ اور پھر شب براءت میں رب تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ملنے والی عطیات و رحمت و غفران سے اپنے دامن بھرلو۔

فضائل و معمولات شعبان و شب براءت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ’’شعبان میرا مہینہ ہے، رجب اللہ کا اور رمضان میری امت کا۔ شعبان گناہوں کو دور کرنے والا ہے اور رمضان بالکل پاک کردینے والا‘‘۔

نسائی کی حدیث میں حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں نے آپ کو سال کے کسی مہینہ میں (رمضان کے فرض روزوں کے سوا) شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا لوگ رجب اور رمضان کے اس درمیانی مہینے سے غافل ہوتے ہیں حالانکہ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں اللہ کے حضور اعمال لائے جاتے ہیں۔ لہٰذا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل اللہ کی بارگاہ میں لایا جائے تو میں روزہ سے ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغیر روزہ کے نہیں رہیں گے اور پھر آپ روزہ رکھنا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب آپ کبھی روزے نہیں رکھیں گے۔ اور آپ شعبان میں اکثر بہت روزے رکھا کرتے تھے۔

عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ جب شعبان کی پندرھویں شب آتی ہے تو ملک الموت کو ہر اس شخص کا نام لکھوا دیا جاتا ہے جو اس شعبان سے آئندہ شعبان تک مرنے والا ہوتا ہے۔ آدمی پودے لگاتا ہے، عورتوں سے نکاح کرتا ہے، عمارتیں بناتا ہے حالانکہ اس کا نام مردوں میں ہوتا ہے اور ملک الموت اس انتظار میں ہوتا ہے کہ اسے کب حکم ملے اور وہ اس کی روح قبض کرے۔

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سیدنا رؤف و رحیم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! کیا جانتی ہو کہ اس رات (یعنی پندرھویں شعبان) میں کیا ہوتا ہے؟ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ارشاد فرمایئے کہ اس رات میں کیا ہوتا ہے؟ تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شب میں پورے سال جو پیدا ہوتے ہیں وہ لکھ دیئے جاتے ہیں اور سال بھر میں جتنے ہلاک ہونے والے ہیں وہ بھی لکھ دیئے جاتے ہیں اور اسی شب براءت میں ان کے اعمال بلند کئے جاتے ہیں اور اسی میں ان کے رزق اتارے جاتے ہیں۔

ابن ماجہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ’’جب شعبان کی پندرھویں رات آجائے تو اس رات کو قیام کرو (یعنی نماز وعبادت میں گزارو) اور دن میں روزہ رکھو کہ رب تبارک وتعالیٰ غروب آفتاب سے آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ● ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں۔ ● ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اسے روزی دوں۔ ● ہے کوئی مبتلا کہ اسے عافیت دوں ● ہے کوئی ایسا ● ہے کوئی ایسا۔ اور یہ اس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہوجائے‘‘۔ (ابن ماجہ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس رات (پندرھویں شب) میں سو (۱۰۰) رکعات پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس سو (۱۰۰) فرشتے بھیجے گا جن میں سے تیس (۳۰) فرشتے اس کو جنت کی بشارت دیں گے اور تیس (۳۰) اس کو جہنم کے عذاب سے بچائیں گے اور تیس (۳۰) دنیا کی آفتوں اور بلاؤں کو اس سے دور کریں گے۔ اور دس (۱۰) فرشتے ابلیس لعین کے مکروفریب سے اس کو بچائیں گے۔

(تفسیر کبیر وصاوی)

مفتاح الجنان میں ہے کہ جو شخص ۱۴ر شعبان کو غروب آفتاب کے قریب چالیس (۴۰) مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور سو (۱۰۰) مرتبہ درود شریف

پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس (۴۰) برس کے گناہ بخش دے گا اور جنت میں چالیس (۴۰) حوریں اس کی خدمت کے لئے مقرر کرے گا۔

مقصود القاصدین میں ہے کہ جو کوئی سنی مرد یا عورت شب براءت میں بیس (۲۰) رکعات نفل پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ دس (۱۰) بار سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس ہزار (۱۰۰۰۰) نیکیاں لکھوائے گا۔

امام عارف باللہ ابوالحسن بکری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اس عطاء و بخشش والی رات میں یہ دعا بکثرت پڑھیں اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَ الْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

علمائے کرام فرماتے ہیں جو کوئی مسلمان اس رات میں غسل کر کے دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ لگائے اور سرمہ لگاتے وقت یہ نوری درود شریف پڑھتا رہے تو پورے سال میں اس کی آنکھ نہ دکھے اور عبادت الٰہی میں سستی نہ کرے اور نظر تیز ہو جائے۔

وہ درود شریف یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نُوْرِکَ الْمُنِیْرِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب و محبوب اعلیٰ ہم سب کے آقا و مولیٰ حضور سرکار احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل ہم سب کو شریعت اسلامیہ پر مکمل طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ شب براءت کی برکتوں سے مالا مال فرماتے ہوئے ہم سب کی مغفرت و بخشش فرمائے اور جب تک دنیا میں رکھے دین و ایمان، عزت و آبرو کی سلامتی کے ساتھ رکھے اور جب دنیا سے اٹھائے خاتمہ بالخیر عطا فرمائے۔

● ● ● ● ●